فقہ الصیام

چند جدید مسائل روزہ کے بارے میں ایک علمی تحقیق

مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد

دارالافتاء جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور

دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء والارشاد کے مفتیوں پر مشتمل مجلس تحقیق مسائل حاضرہ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ ''کان اور مثانہ وفرج میں روزہ کی حالت میں کوئی دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا'' اس بارے میں ان کے کلام کا خلاصہ خود ان کے الفاظ میں یہ ہے۔

''یہ بات کہ کان میں دواڈالنے سے روزہ کیوں فاسد ہوگا؟ کسی بھی فقہی کتاب میں اس کی کوئی دلیل حدیث مرفوع موقوف یا مقطوع کی صورت میں بیان نہیں کی گئی اسکی فقہی وجہ بیان کرنے سے بھی بعض عبارات میں تو سکوت کیا گیا ہے اور بعض عبارات میں الفطر ما دخل لا مما خرج کو بنیاد دیا گیا ہے اور عبارات میں یہ تصریح ہے کہ کان میں دواڈالنے سے اگر دوا حلق میں چلی جائے تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں اور بعض عبارات بلکہ کئی عبارات میں اس کی صراحت ہے کہ کان میں دواڈالنے سے دوا دماغ میں منتقل ہو جاتی ہے اور دماغ یا تو بعض ائمہ کے نزدیک خود جوف معتبر ہے کہ دماغ سے حلق کی طرف راستہ ہونے کے بناء پر دوا حلق یا معدے میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فقہاء کرامؒ کے نزدیک کان میں دواڈالنے سے روزہ فاسد ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ دوا جوف معتبر یعنی دماغ یا حلق تک پہنچ جاتی ہے وھو الاصل فی الافطار (اور یہی روزہ توڑنے کی بنیاد ہے) اب رہی یہ بات کہ کان میں دواڈالنے سے کیا واقعۃً حلق یا دماغ کی طرف کسی منفذ کے ذریعہ منتقل ہوتی ہے یا نہیں؟ تو یہ مسئلہ فقہ سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ طب اور فن تشریح الابدان سے تعلق رکھتا ہے'' (اور چونکہ موجودہ طب اور فن تشریح الابدان سے یہ ثابت ہے کہ کان، مثانہ اور فرج داخل کا جوف معدہ یا جوف دماغ سے اتصال نہیں ہے اس لئے ان میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ناقل تحریر تحقیق مسائل حاضرہ ص: ۲)

ہم کہتے ہیں: مجلس تحقیق کا مذکورہ فتویٰ اور اس کے دلائل تعجب خیز۔ ہے روزے سے متعلق مسائل جو چودہ صدیوں سے چلے آرہے ہیں انہوں نے ان کو یک دم تبدیل کر دیا جب ان کے دلائل بھی کمزور ہیں۔ مجلس تحقیق والوں کا کہنا ہے کہ ''کسی بھی فقہی کتاب میں اس (بات) کی (کہ کان میں دواڈالنے سے روزہ فاسد ہوگا) کوئی دلیل حدیث مرفوع، موقوف یا مقطوع کی صورت میں بیان نہیں کی گئی'' قابل تسلیم نہیں بلکہ مرفوع حدیث بھی ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا قول بھی موجود ہے۔

۱: مرفوع حدیث کے لئے خود مجلس کی ذکر کردہ عبارت نمبر ۱۹ میں ہے۔ **وفی الھدایۃ ومن احتقن او استعط او اقطر فی اذنہ افطر لقولہ علیہ السلام الفطر مما دخل** ۔ ہدایہ میں ہے جس شخص نے حقنہ کیا یا ناک میں دواڈالی یا کان میں قطرے ٹپکائے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جسم میں داخل ہونے والی چیز سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ صاحب ہدایہ افطار

فی الاذن (کان میں قطرے ٹپکانے) کی صورت میں افطار کا فتویٰ دے رہے ہیں اور اس کی دلیل میں مرفوع حدیث کو ذکر کر رہے ہیں اتنی ظاہر اور بدیہی بات کا مجلس تحقیق سرے سے انکار کر دے تو تعجب کیوں نہ ہو صاحب ہدایہ کی ذکر کردہ نقلہ دلیل یعنی مرفوع حدیث کو صاحب اعلاء السنن نے من وعن اختیار کیا ہے جو کہ مزید تائید ہے۔

و دلت هذه الاحاديث على ما فى الهداية ان من احتقن او استعط او اقطر فى اذنه افطر (اعلاء السنن ص۱۲۶ ج۹)

یہ احادیث ہدایہ کے اس مسئلے کی دلیل ہیں کہ جس شخص نے حقنہ لیا یا ناک میں دوا ڈالی یا کان میں قطرے ڈالے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ رہا اس مرفوع حدیث سے طریق استدلال تو وہ ہم آگے ذکر کرتے ہیں۔ لیکن مجلس تحقیق والے اس کو یوں کہہ کر گزر گئے ہیں کہ ''بعض عبارات میں **الفطر مما دخل لا مما خرج** ''کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ اور اس طرح سے انہوں نے ان الفاظ کے مرفوع حدیث ہونے کی حیثیت کو بالکل مٹا کر رکھ دیا۔

۲: قال ابو حنيفةؒ السعوط والحقنة فى شهر رمضان يو جبان القضاء و لا كفارة عليه و كذلك ما اقطر فى اذنه (كتاب الاصل لمحمد)۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں رمضان کے روزے میں ناک میں دوا ڈالنے سے (روزہ ٹوٹ جاتا ہے) اور قضا واجب ہوتی ہے کفارہ نہیں آتا یہی حکم اس وقت ہے جب کان میں قطرے ٹپکائے۔ لیکن مجلس تحقیق نے اس کی طرف بھی کچھ توجہ نہ کی مرفوع حدیث کے ذکر کے بعد صاحب ہدایہ نے اپنے معمول کے مطابق عقلی دلیل یوں ذکر کی۔ **و لو جود معنى الفطر و هو وصول ما فيه صلاح البدن الى الجوف** اور اس لئے کہ روزہ ٹوٹنے کی وجہ پائی جاتی ہے جو جوف میں مفید بدن چیز کا پہنچنا ہے۔ صاحب ہدایہ کی ذکر کردہ عقلی دلیل وہی ہے جس کو مجلس تحقیق والوں نے یوں ذکر کیا ہے اور بعض عبارتوں میں یہ تصریح ہے کہ کان میں دوا ڈالنے سے اگر حلق میں جائے تو فاسد ہوگا ورنہ نہیں بعض عبارات بلکہ کئی عبارات میں اس کی صراحت ہے کہ کان میں دوا ڈالنے سے دوا دماغ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔

اب ہم مسئلہ کی اصل دلیل کی مزید وضاحت کرتے ہیں:

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دار العلوم اور دار الافتاء والارشاد کے حضرات حدیث **الفطر مما دخل** کو تو مانتے ہیں البتہ ہماری طرح وہ بھی اس کو مقید مانتے ہوں گے۔ اب قید کیا ہے؟ اس میں نزاع ہے۔ عام طور پر فقہاء چونکہ جوف معدہ اور جوف دماغ میں وصول علت بتاتے ہیں اور اس پر انہوں نے بعض اختلافات کا مدار رکھا ہے اس لئے دار العلوم اور دار الفتاء والارشاد نے اسی کو **هو الاصل فى الافطار** مان کر حدیث کو مقید کیا ہے۔ **الفطر مما دخل جوف البطن او جوف الدماغ** اور جوف بطن ہماری طرح ان کی مراد بھی حلق سے لے کر دبر تک کا جوف اب انہوں نے دیکھا کہ کان، احلیل، مثانہ اور فرج داخل میں سے کوئی بھی جوف بطن یا جوف دماغ نہیں کھلتا تو انہوں نے ان میں کوئی چیز ڈالنے کو مفسد صوم نہیں مانا۔ لیکن اس صورت میں ان حضرات پر لازم آئے گا کہ سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں جانے والی کسی چیز مثلاً سگریٹ نوشی انہیلر (Inhaler) عمداً گرد وغبار اور دھوئیں کو اندر کرنے سے بھی روزہ نہ ٹوٹے کیونکہ فم (منہ) سے آگے دو جوف ہیں

ایک جوف معدہ یا جو بطن جو کھانے کی نالی کی ابتداء سے شروع ہوتا ہے۔اور اس میں اترنے سے روزہ ٹوٹتا ہے۔دوسرا سینہ کا جوف جو سانس کی نالی سے شروع ہوتا ہے اور سینے کے اندر پھپھڑوں تک ممتد ہے جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے (Respiratory cavity) کہ جوف سینہ کا جوف بطن سے کوئی اتصال نہیں ہے اور ان حضرات کے نزدیک الاصل فی الافطار جوف معدہ یا جوف دماغ میں وصول ہے جوف سینہ میں نہیں رہیں اس سے متعلق کچھ باریکیاں تو وہ قابل التفات نہیں ان حضرات کے مقابلے میں ہم کہتے ہیں کہ حدیث الفطر مما دخل میں ''ما دخل'' عام بھی اور مطلق بھی ہے جس کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ جسم میں کسی طرح سے بھی کوئی چیز داخل ہوا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن مسام سے داخل ہونے والی شے سے روزہ نہ ٹوٹنا نص سے ثابت ہے یعنی ان رسول اللہ ﷺ کان یکتحل وھو صائم رسول اللہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگاتے تھے اور سرمہ کے ذرات جو حلق تک جاتے ہیں تو مسام نما نلی (Naso lacrimal duct) کے ذریعہ جاتے ہیں علامہ زیلعیؒ بھی فرماتے ہیں ولئن کان عینہ فھو من قبیل المسام فلا یفطرہ اگر سرمہ ہی حلق میں جاتا ہے تو چونکہ وہ مسام سے جاتا ہے اس لئے روزہ نہیں ٹوٹتا۔اس کی وجہ سے ''ما دخل'' عام مخصوص البعض بھی ہوا اور مطلق بھی نہ رہا بلکہ مقید ہو گیا اس کو ہم یوں تعبیر کرتے ہیں الفطر مما دخل ای جوف من اجواف البدن من منفذ ای منفذ کان یعنی جو کسی منفذ سے کسی جوف میں داخل ہوا اس سے روزہ ٹوٹتا ہے۔

ہمارے اس دعویٰ پر دلائل ہیں:

(۱) حدیث میں جوف معدہ یا جوف دماغ میں وصول کی قید پر کوئی الفاظ یا قرائن دلالت نہیں کرتے فقہاء کا فہم تو مسلم ہے لیکن ائمہ احناف نے تو کہیں اس حدیث کے اس طرح مقید ہونے کی تصریح نہیں کی جس طرح دار العلوم کراچی اور دار الافتاء والارشاد (غالبا) کرتے ہیں اور یہ قوی احتمال ہے کہ بعد کے فقہاء حضرات کو اپنے دور کی طبی تحقیقات کے مطابق نقلی و عقلی دلائل میں توافق نظر آیا تو انہوں نے عقلی دلائل پر پورا زور ڈال دیا لیکن اس میں خفاء نہیں کہ اصل اعتبار نقلی دلیل کو حاصل ہوتا ہے۔

(۲) امام محمدؒ اپنی کتاب الاصل میں ذکر کرتے ہیں: قال ابو حنیفۃؒ السعوط و الحقنة فی شهر رمضان یوجبان القضاء و لا کفارة علیه و کذلك ما اقطر فی اذنه۔امام ابو حنیفہؒ نے حلق تک یا دماغ تک وصول اور عدم وصول کا اعتبار نہیں کیا بلکہ مطلق اقطار فی الاذن کو مفسد صوم کہا اور اس کی دلیل میں صاحب ہدایہ نے مذکورہ بالا مرفوع حدیث ذکر کی۔

(۳) دار العلوم کراچی اور دارالافتاء والارشاد والوں نے جس قید کے ساتھ حدیث کو مقید مانا ہے۔اس کے لئے تشریح بدن کی ضرورت ہوگی کان میں بھی، احلیل میں بھی، مثانہ میں بھی اور فرج داخل میں بھی بلکہ جوف سینہ میں بھی حالانکہ یہ طے شدہ بات ہے کہ شریعت نے ہمیں امۃ امیہ کہہ کر تشریح بدن جیسی تدقیقات کا مکلف نہیں بنایا بلکہ تشریح بدن عام طور سے انسان کی کانٹ چھانٹ پر موقوف ہے جب کہ ہمیں اس موقوف علیہ کی اجازت ہی نہیں دی اور جس چیز کی نہ ہمیں اجازت دی اور نہ ہمیں مکلف بنایا اس کے لئے ہم ابنائے زمانہ کی تحقیقات اور تدقیقات کے محتاج ہوں یہ بات بھی قابل قبول نہیں۔